منشور محمدی

از القادر لمنفرد رسول اللہ

منشور سولان ہر محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلاتوریہ انجیل بے تبجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۱۱ | موفرخہ یکم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ ہجری | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد خدا و نعت احمد مجتبیٰ کے شائقین حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ ہر چہ بہ انظر و احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ پانچوین۔ پندرہوین۔ پچیسوین کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے۔ مقصود اس کے اجرا سے اعتقاد دین اسلام ظاہر کرنا ہے اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بہ پیشگی بلا چار روپیہ ہر مع محصول ڈاک مقرر ہے اور بعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفت اور مضمون خلاف ماجرت اسی سطر لمبی ہوگا جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت ہر چہ ہدایہ منی آرڈر و کٹ نصف آنہ بنام راقم تسلیم ہونی چاہئے ۔ الراقم محمد عبد الحبیب سکرٹری زمرہ احباب

بشارت مثیل موسیٰ

یہ رسالہ متبرکہ تصنیف سے بمقبول بارگاہ کریم یزدانی مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے بازار مان موجود ہے طبع بھی نہایت عمدہ اس رسالے مین ثبوت نبوت آن حضرت صلعم بہت تحقیق سے کی گئی ہے اور انگریزی فارسی و عبرانی عبارتین بجنسہ نقل ہوی ہین جس صاحب کو خریداری اسکی منظور ہو وہ بارسال قیمت ۱ر مع محصول ڈاک طلب فرماوین ۔ الراقم محمد عبد الحبیب سکرٹری زمرہ احباب

ہدایت غیبی

اخبار جام جہان نما کا بیان ہے کہ محلہ املی واقع دار الامارت کلکتہ مین چند روز پیشتر ایک شخص ہندو مذہب عیسوی کو چھوڑکر حلقہ دین اسلام مین داخل ہوا اور توفیق ایزدی سے ہمنون ہونیسے طالب راہ نجات ہوکر آخروی نجات حاصل کیا فقط ۔

منشور محمدی فضل الٰہی سے۔ جلد الحق و زہق الباطل ہوا ہے کان زہوتا کا ظہور ہوتا جاتا ہے کہ دو سو سے عرصہ مین دو چار شخص لوگون نے اپنے مذہب کو چھوڑکر دین اسلام کے دائرہ حقہ مین داخل ہوگئے ہین خدا تعالیٰ ہمارے دوسرے عیسائی بھائیون کو بھی اونکی پیروی کرنیکی توفیق دے آمین

محمد معلوم کو اور مدارک التنزیل مین لکھا ہے - یحیلونہ عنہ اذا سمعوہ یزیلونہ الاہم اذا بدلوہ وہو ضرب الکنایۃ بکلما غیروہ فقد اماله عن مواضعه التی وضعه الله فیها وازالوه عنها مقامه وذالک نحو تحریفهم اسمه مکتوبا عن موضعه فی التوراۃ بوضعهم آدم طوال کاره یعنے پھیرتے ہین کلمونکو اونکی جگہ سے اور دور کرتے ہین اونکو یعنے پھیرتے ہین کلمونکو اونکی جگہ سے اور دور کرتے ہین اونکو کیونکہ جب بدلا اونہون نے ایک کلمہ کو اور رکھا اوسکی جگہہ دوسرا کلمہ پس تحقیق پھیرا اوسکو اونہون نے اوس جگہہ سے جسمین کہ خدا نے اوسکو رکھا تھا اور دور کیا اوسکو مقام اوسکے سے اور یہہ ہے مثال اونکی تحریف کی کہ اسمہ مکتوبا یعنے گندم گون میانہ قد جو آنحضرت کی صفت توریت مین لکھی تھی اوسکو دور کرکے اوسکی جگہہ لفظ آدم طوال کا رکھدیتا یعنے آدمی دراز قد والا - اور بیضاوی مین لکھا ہے - ای من الذین ہادوا قوم یحرفون الکلم ای یمیلونه عن مواضعه وضعه الله تعالی فیها بازالته عنها واثبات غیره فیها - یعنے یہود مین سے ایک قوم ہے کہ پھیر دیتی ہے کلمون کو یعنے پھیرتی ہے اون کو اوس جگہہ سے جسمین خدا نے اونکو رکھا تھا اوسکو دور کردینے اون کے اور ثابت کردینے اون کے غیر کے اونکی جگہہ مین -

پس اب بیمار صاحب بلحوجود گذرنے ایسی اسناد معتبر کے کسطرح کہہ سکتے ہین کہ فقرہ ویقولون سمعنا الخ کی تشریح مین بیان ہوا ہے اور اوس سے یہود کی تحریف فی السنہ مراد ہے کیونکہ بیان واوعا طفہ واقع ہے جو اون کو خود بیجوہ ہونا ظہر اتی ہے -

قولہ سورہ مائدہ مین لکھا ہے یحرفون الکلم عن مواضعه یعنے بدلتے ہین کلمون کو اونکی جگہہ سے - مدارک مین اس آیت کی تفسیر یون کی ہے - یفسرونها علی غیر ما انزل یعنے تفسیر کرتے ہین خوض اوسکے جو نازل ہوا ہے علی ہذا القیاس معالم اور جلالین وغیرہ مین ہے تحریفهم بسوء التاویل یعنے مراد تحریف سے تاویل ناقص ہے -

جواب جلالین وغیرہ کا تو آپنے غلط حوالہ دیا ہے البتہ مدارک اور معالم مین مزور لکھا ہے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ تحریف دو قسم ہے ایک تحریف لفظی یعنے لفظ کو دور کرنا یا بدلدینا دوسری تحریف معنوی یعنے خلاف مراد اور اپنی مرضی مطابق معنی بیان کرنے سو یہود وغیرہ دونون طرح کی تحریف کرنے مین کوتاہی نہین کرتے تھے اور جیسا موقع اونکو ملجاتا تھا ویسے ہی اپنی چالاکیان ظاہر کرتے تھے چنانچہ بیضاوی مین آیت مذکور کے ذیل مین لکھا ہے - ای یحیلونه عن مواضعه التی وضعه الله تعالی فیها اما لفظا باہمالہ اور تغییر وصفه واما معنا بحمله علی غیر المراد واجرائه فی غیر مورده - یعنے پھیرتے ہین کلمون کو اوس جگہہ سے جسمین کہ اون کو خدا نے رکھا تھا یا تو لفظا ساتھہ چھوڑدینے اوس لفظ کے یا بدلا دینے اوسکی وضع کے اور یا معنا ساتھہ حمل کرنے اوس لفظ کے اوپر غیر مراد کے اور اوسکے جاری کرنے کے بیچ غیر مورد اوسکے کے - پس جس قسم کی تحریف کا جہان جہان اہل کتاب کو قرآن شریف مین الزام دیا گیا ہے ویسا ہی مفسرین قرآن نے بھی مطابق اوس مقام کے معنی بیان کردیے ہین سو اس سے ہمارا کونسا مطلب بگڑ گیا اور آپکو کونسا فایدہ حاصل ہوگیا جو ناحق آپنے اتنی تکلیف اوٹھائی بلکہ مفسرین کا ایسا لکھنا تو ہمارے لئے سراسر مفید ہے کیونکہ اہل کتاب کی تحریف لفظی اور معنوی دونون طرح کی قرآن شریف اور تفاسیر سے ثابت ہوی اور اونکی تحریف مین کسی طرح کا کوئی دقیقہ باقی نرہا -

قولہ اور صحیح بخاری مین یون مسطور ہے یحرفون یزیلون یصرفون احد ینزیل لفظ کتاب اللہ ولکنہم یحرفونہ ویتاولونہ علی غیر تاویلہ۔ یعنے بیشک یہود یہ تحریف کرتے تھے اوسکا معنی لغت مین یہ ہین کہ زایل اوسکو کرتے ہین حالانکہ کوئی شخص خدا کی کتابون مین سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زایل نہین کرسکتا مگر مراد یہ ہے کہ وہ تاویل خلاف کرتے ہین۔

جواب اول تو یہ عبارت صحیح بخاری کی معلوم نہین ہوتی کیونکہ صحیح بخاری مین احادیث رسول اللہ جمع ہین اور یہ عبارت احادیث کی عبارت سے بالکل نہین ملتی سراسر اجنبی معلوم ہوتی ہے علاوہ اسکے سرسری نظر سے ساری صحیح بخاری مین دیکھی ہے کہین اس عبارت کا نشان تک نہین ملا قراین سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ کسی شرح کی عبارت ہوگی جسکو بیمار صاحب نے زیادہ اعتبار کے لیے صحیح بخاری کا نام لکھا دیا چنانچہ اسی واسطے نشان باب وصفحہ کا بھی نہ دیا خیر بفرض محال مین اسکو تسلیم کرکے کہتا ہون کہ بیمار صاحب نے اس عبارت کو بڑی تکلف سے بالکل اولٰی معنی کئے ہین اور یہان دل کھولکر اونہون نے تحریف معنوی کی ہے کیونکہ اسکی صحیح معنی بالکل ہماری مطلب کے موید ہین ماصداون کے دعوی لاطایل کو بیخ وبن سے برکندہ کرنے والے ہین چنانچہ سیاق اور سباق عبارت مذکورہ سے اوسکی صحیح سخ اسطرح پر ہین کہ یہودی لوگ زایل اور ردوبدل کرتے ہین کلام خدا کو حالانکہ نہین لایق کسیکو یہ کہ زایل کرے کوئی لفظ خدا کی کتاب کا لیکن وہ ایسے سخت ہین کہ زایل کرتے ہین اوسکو اور تاویل خلاف کرتے ہین۔ پس دیکھو کجا یہ گہرنت اور کجا اصلی معنے ؎

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

قولہ اور واسکے سوا یونس کی آیت فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین الخ۔ مین خود محمد صاحب کو خدا کا حکم ہوا ہے کہ اگر تمکو کسی مسئلہ مین شک ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لیا کرو اگر توریت و انجیل تحریف اور تبدیل ہوکر خراب ہوگئی تھین تو محمد صاحب کو خدا نے کیون یہ حکم دیا کہ جس مسئلہ مین تجھکو شک ہو اہل کتاب سے دریافت کر انتہی المحذا **جواب**۔ اگر اس آیت مین یہ حکم ہوتا کہ توریت و انجیل کیطرف رجوع کرو تو البتہ انکی تحریف قابل توجہ ہوتی سو ایسا نہین حکم نہین ہوا۔ اور یہ جو کہا ہے کہ اس آیت مین خدا نے محمد صاحب کو حکم دیا ہے کہ جس مسئلہ مین تجھکو شک ہو اہل کتاب سے دریافت کرے بالکل غلط اور سراسر بہتان ہے کیونکہ اس آیت کو صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اے مخاطب اگر تمکو اس تنزیل مین کچھ شک ہے تو کتاب پڑھنے والون سے پوچھ لے توریت کے اکثر مقامات سے ظاہر ہے کہ وہان یعقوب اور اسرائیل کو خطاب ہوا ہے مگر مراد اوس سے بنی یعقوب اور بنی اسرائیل ہین چنانچہ ۱۰ زبور کی آیت ۱۴ مین لکھا ہے۔ سو خداوند نے سنا اور نہایت غصہ ہوکے یعقوب مین ایک آگ بھڑکائی اسرائیل پر بھی قہر اوٹھا کیونکہ اونہون نے خدا پر اعتماد نہ کیا انتہی۔

دیکھو اس آیت مین یعقوب اور اسرائیل سے بنی یعقوب اور بنی اسرائیل مراد ہین۔ اسیطرح آیت مذکورہ بالا مین یہ خطاب اگرچہ پیغمبر کی طرف ہے مگر مراد وہ لوگ ہین جو مکلف بتصدیق پیغمبر ہین اور یہ کلام اونکے شک کرنے والون کے خطاب مین ہے جو شک کرتے تھے کہ قرآن مین بہت سی باتین ایسی ہین کہ ہماری دیکھ مین نہین آتی ہین یا ہماری عقل مین دشوار معلوم ہوتی ہین یا مخالف آدمیانہ اوسمین واقع ہین اور خدا کا کلام چاہیے کہ کچھ اور ڈھب کا ہوتا سو ایسے شک کرنے

والون کو فرمایا کہ توریت و انجیل کے پڑھنے والون سے پوچھ لو کہ خدا
ایسی ہی باتین کیا کرتا ہے یا نہین اور ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ
بہ نسبت مشرکین عرب کے تنزول وحی کے ڈھنگ سے بخوبی واقف تھے
سو اون سے اسبات کا پوچھ لینے کے حکم ہونے سے کیسطرح یہ لازم
نہین آتا کہ اونکی کتابین صحیح و سالم نہین کیونکہ خدا کی کلام کا محاورہ
کچھ اونکے سالم رہنے پر موقوف نہین اور نیز اس بات کو دریافت کرنیکا کچھ
عام اہل کتاب سے حکم نہین ہوا بلکہ خاص اون اہل کتاب سے ہوا ہی جو مشرف
باسلام ہوے ہین جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ چنانچہ معالم التنزیل
مین اس آیت کے ذیل مین لکھا ہی۔ قیل ہذا خطاب الرسول والمراد بہ
غیرہ علی عادۃ العرب فانہم یخاطبون الرجل و یریدون بہ غیرہ کقولہ تعالیٰ
یا ایہا النبی اتق اللہ خاطب النبیؐ والمراد بہ المومنون بدلیل انہ قال ان اللہ
کان بما تعملون خبیرا ولم یقل بما تعمل وقال یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء
وقیل کان الناس علی عہد النبیؐ بین مصدق و مکذب و شاک فہذا
الخطاب مع اہل الشک معناہ ان کنت ایہا الانسان فی شک
مما انزلنا الیک من الہدی علی لسان رسولنا محمدؐ فسأل الذین
یقرؤن الکتاب من قبلک قال ابن عباسؓ و مجاہد والضحاک یعنی من
آمن من اہل الکتاب کعبداللہ بن سلام واصحابہ فیشہدون علی صدق
محمدؐ و بخبرونک بصحتہ انتہی۔ یعنے کہا گیا ہے کہ یہ خطاب حضرت کو ہوا ہے
مگر مراد اوس سے اور لوگ ہین جیسی عرب کی عادت ہے کہ وہ خطاب کرتے
ہین ایک شخص کو اور مراد اور کہتے ہین اوس سے غیر اوسکا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی
(یا ای نبی اذا طلقتم) یہان پیغمبر کو خطاب کیا ہی اور مراد اوس سے مومن لوگ
رکھے ہین سو تو لیا اس قول کے (کہ تحقیق خدا جانتا ہی جو تم لوگ کرتے
ہو) اور نہین کہا (جو تو کرتا ہی) یعنے اگر پیغمبر کو یہ خطاب ہوتا تو خدا یقیناً اس طرح

فرماتا (تحقیق خدا جانتا ہی جو تو کرتا ہی) اور دوسری جگہ خدا نے فرمایا ہے
(یا ای پیغمبر جب طلاق دو تم عورتون کو) اور کہا گیا ہی کہ تم حضرت کے زمانے کے
آدمی کچھ حضرت کو سچا جاننے والے اور کچھ جھٹلانے والے اور کچھ شک کرنیوالے
پس یہ خطاب اہل شک کو ہوا ہے معنی اوسکے یون ہی کہ اگر ہے تو اے شک
شک کرنیوالا اوس چیز پر جو بھیجی ہے ہم نے تیری طرف ہدایت آیئے قرآن
بذریعہ محمد رسول اللہ پس پوچھ لے اون لوگون سے کہ جنہون نے اگلی کتابین
پڑھی ہین حضرت ابن عباس اور مجاہد اور ضحاک فرماتے ہین کہ اون لوگون
سے پوچھ جو ایمان لائے ہین حضرت پر اہل کتاب مین سے مثل عبداللہ بن سلام
اور اونکے یارونکی پس گواہی دینگے تجھکو اور صدق آنحضرتؐ کے اور خبر
دینگے تجھکو اونکے پیغمبری کی۔ اور بیضاوی مین لکھا ہی۔ وقیل الخطاب
لنبی والمراد بہ امتہ او لکل من یسمع ای ان کنت ایہا السامع فی شک
مما انزلنا علی لسان نبیک الیک انتہی۔ باقی آیندہ۔

بقیہ رسید زر منشور محمدی

ہم نہایت ممنون ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے مندرجہ ذیل قیمت

	روپیہ	آنے
جناب عبدالغفور صاحب انگریزی نویس	۲	
جناب حکیم محمد باقر صاحب بمبئی	۴	۸
جناب سید احمد صاحب گلشن آبادی	۵	۸
جناب نواب شیر خان صاحب بہادر مرادآباد	۳	
محمد پیران صاحب کویمتور	۳	۱ ۶
جناب نواب سید سرفراز علیخان صاحب		
بہادر بیگن بلی	۵	
جناب حکیم محمد بخش صاحب بدلہ	۴	۲
جناب قاضی ہنامیان صاحب منگلور	۴	۲

مقام مسکر بنگلہ در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرہ احباب باہتمام محمد عبدالمجیب سکرٹری طبع شد

شکریہ

ہمارا یہ دوسرا ہوسائٹی ضلع جہلی مرسلہ جناب منشی بیرجی بہال صاحب سکرٹری انجمن موصوف نے ہمارے ان معزز الوطن مین مقبول موضوعہ نظر جاب کو ملحوظ فرماکر ہندوستانیون کی اولنی تحریر کے تحت مین وہ باتین لوگون کی بیعاجی طلبی کے فوائد اور سماجون کی پابندی کی تفصیل اور انکی اصلاح کی طرفین قلمبند ہوین ہین قابل دید و پسندیدگی ہین بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎

گر نہ بینم کر نا بیناو چلہ است ۔ اگر خاموش بنشینم گناہ است +

واقعون کا کہنا ہے کہ خاطرون کو ہوشیار کرکے عالم بیہوشی کی کہولاوے اور دیہات مین انجمن قائم ہونیکے فوائد سمجھاوے لوگون کی گفتگو بھی مثالی مقبول ہے ہر عصر کے صفحہ اپنے ہم قرین بنی نوع کی تہذیب تعلیم کے لیے ایسی ہی غمخواریان و خیر خواہیان کرتے گئے ہین تلاش کے بعد رات نے حسن و جمال خواب کے نقیب ہوکر آدمیون کے بدن سے ہر ایک دوسرے کی حسن معاشرت مین مدد معاون ہین یہ کام سیاست مدن سے متعلق ہے اور اکثر ان مطالب و بیانات انجمن کو اور اون کی خوبی اور انکی خیر خواہی کی شکر گذاری ہر ایک کے لائق ادا کی ہوے سزاوار تحسین و آفرین کے ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کا حق ادا ہو نے پہلا یکرا جسکا ہمسایہ کے دیکھنے کی آئینہ ہو یہ مراسلہ جناب سکرٹری صاحب انجمن موصوف سے درخواست کرین ۔

اور مراسلہ پہلے نمبر کا جناب سید علی حسین الملقب بہ سید محمد ابو المظفر صاحب سررشتہ تعلیم پرتاب گڈھ سے پاس آیا ہے جسمین مباحثہ جناب مولوی سید محمد صاحب مہاجر مکہ اور مولوی آنریبل صاحب مولوی نعیم الدین صاحب کے درخواست کرین ۔

اور مراسلہ پہلے نمبر کا جناب سید علی حسین الملقب بہ سید محمد ابو المظفر صاحب سررشتہ تعلیم پرتاب گڈھ سے پاس آیا ہے جسمین مباحثہ جناب مولوی سید محمد صاحب مہاجر مکہ اور مولوی آنریبل مولوی نعیم الدین صاحب کے

مشتہر ہے جسکو اس سلسلے کی خواہش ہے خلام مہتمم ۔ جلسہ ہری سکرٹری کتب برائے خیر خواہی انجمن اسلامی برائے سنگرامین جسکو انہون نے واسطے تائید عوام مسلمانون کے دوبارہ طبع فرمایا ہے ۔

دوسرے رسایل مذکورہ جب نمبر ۲ اجاب کو پیش ہوے تو بمد مطالعہ کے نہایت محظوظ ہوکے ہر زبان ہوے کہ جن حضرات نے ان رسایل رفیعہ کو بنظر فوایدعام چھپوا کر ہمارے کتب خانہ کو ارسال فرمایا ہے سو ہم اون کے شکریہ مین نہایت ممنون و شکر گزار ہین لہذا ان رسایل کو داخل وقف کتب خانہ کرنے کا حکم فرمایا ۔

بقیہ ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین ۔ اور جیسے یہ زمین آدمیون سے آباد ہوی ہے اور جہان تک کہ احوال دریافت ہوا ہے یون معلوم ہوا ہے کہ اس آثار ارادہ سے تمام اہل عقل کسی کسی امر مین متفق نہین ہوے بلکہ ایک عقلمند جو ایک وقت مین آثار ارادہ کو ایکطرح پر سمجھا ہے دوسرے وقت مین اپنی عقل سے ایسی تربکر کے ایک اور ہی نتیجہ نکالتا ہے اور اسلیے تعین نہوا کہ اصل مراد کو پہنچا یا نہین ۔

مشور محمدی ۔ یہ فقرے کچھ مطلب نہین سمجھا تے مطلب صاحب کتاب کے مد نظر ہین ہر گہا کسی امر مین متفق نہوے کیا بلا ہے ہم کہتے ہین کون سے امور مین لوگ متفق ہوے ہین ذرا بتلائیے ۔ ایک عقلمند آثار ارادہ سے پہلے ایک بات سمجھا تھا پھر دوسرے وقت دوسری بات اور پہلی بات سے تو بہ کیا سو اسکی تفصیل کیون نہین کرتے بی معنی گفتگو کرنا اور لوگون کو وہم مین ڈالنا کیا نتیجہ ایسا خیال کیجئے کہ ہم تمہاری عقلیات کو نہین پاتے اور مہمل ہین یا موضوع ہین سو نہین معلوم کرتے ہر ایک فقرے کو لکھو کہ اسکا کیا ہی ہوا کہ اسکا کیا معنی ہین تب پایا جاوے ۔

ہدایت المسلمین - اگر یہ خدا بھی نہ خلق ہوتے تو بھی ہرگز طور پر
ظاہر ہے بین اگر یہ بھی نہ ہوتے تو بھی کعبہ بیشک بنتی اگنی
ہوتو پھر کلمہ ہے کہ صرف عقل انسانی پر بھروسے ہماری کامل
تسلی کرسکے اور یہ تین باتیں ہیں کہ ہمیشہ کو ایسا چلتی اعتماد
مراد پر پہنچ سکے۔

منشور محمدی - عقل ایسے گھٹنے کی حد تک ہمیں ناقص تسلی کرسکتی ہے اور بعض
کوقت کامل تسلی نہ ہو مگر ہمیشہ بڑھتے بڑھتے کامل خود ہو جاتی ہے
اور اصل مراد جو عبارت ہے توحید الٰہی سے عقل سلیم کو معلوم ہوجایا کرتی
ہے کیونکہ وہ امر فطری ہے بغیر اسکی اگر کوئی دلیل کے نہ تسلیم نہ کرے
مگر بہت سے احکام اور امور فطرتی کے ایسے ہیں جنکو عقل نہیں پہنچ سکتی جیسے
اسکو عقل نہیں پہنچ سکتی تھی وہ اصل مراد نہیں جو حضرت عیسیٰ کی الوہیت مراد
ہی نہیں تو پھر اس میں حضرت عیسیٰ کو کہاں سے ہوا اس الوہیت کی
سچائی کہ ہمیں۔

ہدایت المسلمین - سوال اسکے یہ ہے کہ چند امور بخلاف دریافت کرنا نہایت ضروری
ایسے ہیں کہ صرف عقل سے ہرگز دریافت نہیں ہوسکتے اگرچہ یقین ہمت
سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں مگر بڑے بڑے امور بھی بتلاتی ہوئے ہمارے
ساتھ ساتھ چلی آتی ہے مگر ان اصلی باتوں پر بخلاف دریافت کرنا فرض ہے
اور جنکی دریافت کئے بغیر کسی طرح انسان تسلی نہیں پاسکتا پہنچتے ہیں
اسوقت یہ مجرد عقل ہمیں تنہا چھوڑ کر الگ جا کھڑی ہوتی ہے بلکہ ہمت
زیادہ آپ بیقرار ہوجاتی ہے اور خود الہام مانگتی ہے۔

منشور محمدی - یہ سب کوشش تثلیث کے ثابت کرنے کیواسطے ہے اسکا
امور میں دخل نہیں تا عقل اکیلی حکم ہی ہوجاوے اور الہام کی محتاج
رہے بڑے امور میں ہستی جیسے ضروری امور داخل ہیں جیسے گو

ابطلان مسئلہ تثلیث

اس کلام کا تنے ایک سوال ایجاد کیا ہے کہ جیسے ہزاروں امور ہیں
جنکے معلوم کرنے میں عقل عاجز ہے ایسے ہی یہ بھی ہے اور اس
مسئلہ کے جواب میں کہ کیا سبب ہے کہ ایک متنفس کو
اس مسئلہ عجیب کے اگاہی ہو بطور داد اس سوال کے دینے میں کسی حد کی ابتدا
کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر امر خفی جسکے سے ہر مسئلہ ایسا ہی ہے
چنانچہ مشتی نمونہ خروارے از گستانے۔

پہلا اعتراض یہ کہ جب ابن بمعنے اقنوم کو اب بمعنے اقنوم سے
برابر ابن ہونے کو اب سے اکبر ہوا اور ابن ہونے کو روح القدس سے بڑا
کہی اور تامل مرتبا تحاد ذاتی کسی معنے سے علمای مسیحی نے لحاظ کیا۔

دوسرا اعتراض یہ کہ تولید وہ احتیاج کی مستلزم ہیں اور اتحاد
محتاج اور محتاج الیہ کا محال ہے پھر باوصف قول تولید کی قابل ہونا اتحاد
ذاتی کا کیون کر مسلم رکھا۔

تیسرا اعتراض یہ کہ قابل تولید ہونا اطلاق ابن اور روح القدس
کرنا اور پھر اتحاد ذاتی مسلم رکھنا مستلزم ہے ابن کی اب اور اب کی
ابن ہونے کو بلکہ روح القدس کی بھی اب ہونے کو اور لازم آتا ہے
کہ ابن کو تولید دے بلکہ روح القدس دونوں کو تولید دے وجہ ملازمت
یہ ہے کہ جب ابن و روح القدس بذات متحد ہوئے تو ابن اور
روح القدس میں بھی فاعلیہ تولید پائی گئی اور جب باہم متحد ابن ہوا تو
اوسمیں مفعولیۃ التولید پائی گئی پس اب تولید پاوے گا ابن و روح القدس
سے اور یہ مستلزم انقلاب حقائق کا ہے لازم آتا ہے کہ ہر ایک کا نامہ
ناصہ تب ہے۔

چوتھا اعتراض یہ کہ اختلاف خواص کا لازم مستلزم ہے اختلاف

ہا ہی خاصہ کا اور ملزوم کو بیچ مختلف خواص ولوازم کی اتحاد ذاتی کے
کسطرح قایل ہوتے ہین۔
یا نچوان اعتراض یہ کہ قوت مولدہ بلاشبہ فعل ہے حالانکہ
اقنوم ابن اس فعل سے مبرا ہے اور تفسیر مفعولیہ التولید صوف بسر
مسلمات نی ابجد اقنوم کہان رہے۔
چھٹا اعتراض یہ کہ اقنوم کا فی ہے یا نہین
بعد تعلق باقی اقنوم باطل ہین اور بعد دخول ثانی واجب واجب نہین
رہتا اس لیے کہ محتاج ہونا اقنوم باقی کا بعد احتیاج منافی ہے
وجوب وجود الوہیت کو۔
ساتوان اعتراض یہ کہ ابن اور روح القدس مین سے ہر
تین تین اقنوم للذم آتی ہین اور لازم حب اعتقاد مسیحیون کے باطل
فالملزوم مثلہ وجہ ملازمت کی یہ ہے کہ جب اقنوم ثانی اور ثالث
متحد بذات باری ہوی تو جسطرح ذات باری مین تین اقنوم ہین
اب اور ابن مین بھی تین تین ہوین۔
آٹھوان اعتراض یہ کہ جیسا اقانیم مین اتحاد فی الذات ہے
اتحاد فی جمیع الصفات بھی ہے یا نہین اگر ہے تو لازم آتا ہے کہ علم بھی
ابن موصوف بعلم و قدرۃ و جمیع صفات ہوے حتیٰ کہ ابن بھی لازم
آتا ہے کہ اختلاف خاص بھی باقی نرہے اور جو اتحاد فی جمیع الصفات
نہین تو باعث اختلاف یا زیادہ شی فی ہویۃ احد الاقانیم ہے یا نقصان
شی عن الاقنوم ہے اور یہ مبطل ہے اتحاد ذاتی کا اور مستلزم ہے ترکیب
نوان اعتراض یہ کہ تینون اقنوم موجود بوجود واحد ہین اور
متحصل بتشخص ماہیہ ہین یا بوجود اتم و تشخصات متعددہ بعبارۃ اولیٰ
اختلاف ایک کلام کا دوسرے کی کلام سے باطل ہے نیز اس تقدیر پر

ای بسبب منتہی اور بشکل ثانی اتحاد ذاتی منتفی۔
دسوان اعتراض کہ اگر مسیح نام ہے مجموعہ بدن اور آلہ کا تو
لازم آتا ہے حدوث اللہ کا اس لیے کہ ترکیب مستلزم احتیاج بعض اجزا
کو طرف بعض کی ہے پس مجموعہ ممکن ہوا محتاج الی العلۃ اور جو
علۃ تکمل کی ہوتی ہے وہ علۃ جمیع اجزا کی ہوتی ہے پس جیسا کہ جسم
مسیح مسلول ہوا الوہیۃ بھی مسلول ہوی اور جو چیز مسلول اور محتاج
الی العلۃ ہے حادث ہے اصل اتحاد حادث کا بذات باری محال اور
دلیل ہے کہ قابل ہونا بتولید بعض الاقانیم عن بعض مستلزم حدوث ذاتی
ابن اقانیم کو ہے پس ماہب بالذات کی ساتھ اتحاد ذاتی محال ہے
اور لطف یہ ہے کہ بعض مسیحی قدوس کا لفظ تین مرتبہ ایک درس
مین کہنے سے تین الہ اور تثلیث اجتہاد کرتے ہین اگرچہ بعض علماء
مسیحی اوس درس کے جعلی اور اختراعی ہونے کے قایل ہوے ہین لیکن
جعلی ہونا اجتہاد تثلیث مین کچھ خلل نہین لایا شاید یہ سلم خوارق
عادات خواص اوس درس سے ہوگا یہ طرفہ اجتہاد ہے۔ دیکھو تین مرتبہ
تکرار لفظ قدوس سے اگر تین قدوس اجتہاد کرکے قایل تثلیث ہوے
تو لفظ رب الہ الکا کتب مقدسہ مین ہزارہا جگہ وارد ہے اور لفظ اب
اکثر درسون مین تکرار کثیر آیا ہے پس تثلیث پر ناحق اکتفا کرتے ہین
بنظر بطلان اس اجتہاد کے علماء مسیحی مذکورہ مقدمہ منکر تثلیث اور
مبطل الوہیت مسیح ہوے ہین اور نواحوس اور اربوس اور فوطینوس
اور ساپیلیوس اور ماقدینوس اور فرات اور اریانین منکر لاہوت مسیح
ہوے اور قایل اس امر کے ہوے کہ جو مواضع مستند الیہ قائلین
تثلیث کے ہین وہ سب محرف اور مغیر اور الحاقی ہین اور مسیحیون مین
یہ اختلاف حتیٰ مسیحی مین واقع ہوا اور شعب مختلف نکلے۔

ارسطو کہتا ہے کہ مسیح مین دو اقنوم ہین ایک اقنوم اللہ کی اور
ایک اقنوم انسان کی یہ قول التزام تثلیث ہے غیر ہر کہ آمد بران
مزید نمود اور مایمنوس اور یلیخا اور یوستوریوس اور سادیروس اور
ابولینار اقنوم مسیح کو دو اقنومون پر تقسیم کرتے ہین یلیخا کہتا ہے
کہ طبیعت بشری اور الہی مختلط ہین مسیح مین اور ابولینار کہتا ہے
کہ طبیعت ابن اللہ یعنی طبیعت اقنوم ثانی جسد مسیح مین عوض
نفس کے ہوا اور وہی عقل و روح ہر نفس مسیح کے جو اقوال مشعر بالوہیت
مسیح پہلے سے باطل ہو چکے ہین اب ہر ایک قول کی جدا جدا بالکل
کرنے کی ضرورت باقی نرہے اور ثابت ہوا کہ تثلیث کتب مقدسہ
سے نہین نکل سکتی ہے جیسا کہ اوپر مینے اشارہ کیا اور اسے بھی
لحاظ رکھنا چاہئے کہ مسیحیون کو بمقابلہ اہل اسلام ان کتب مقدسہ
کی نصوص سے بھی استدلال کرنا بیجا ہے چہ جای کہ جو آیات اشارہ
خفیفہ بھی مطلب پر نکرین اور یہ تقریر کرنے کہ ہماری کتب مقدسہ سے
ہمارے علمانے بھی یہی سمجھا ہے باب مناظرہ کو مسدود اور راہ جواب
وسداد کو مفقود کرتی ہے اس لئے کہ مشرکین وغیرہ ہر ملل کی بھی اپنی
عقیدہ باطلہ پر یہی کہہ سکتی ہین کہ ہماری کتب سے یہی نکلتا ہے
اور ہمارے علما یہی سمجھتی ہین + باقی آیندہ مرنا موحد-

اصول بطلان مذہب عیسائی کے معترض کو جواب نمبر ۱

شمس الاخبار لکھنو نمبر ۱۴ جلدہ میری نظر سے گذرا جسمین ریویو رسالہ
اصول بطلان مذہب عیسائی کے باب مین مندرج تھا لیکن طرفہ
ماجرا یہ ہے کہ معترض نے اپنے آپ کو جناب فضیلت اکتساب عالم
اعلم فاضل افضل مولانا مکمل صاحب رحوم مصنف رسالہ مذکور کا

شاگرد قرار دیا ہے کیا خوب اونکی بلی اون کو میاؤں علاوہ اسکے
پہلے پہل اخبارات مین اس رسالہ کے مضامین مولانا صاحب ممدوح
کی حین حیات مین طبع ہو کر شایع ہو چکے اوسوقت شاگرد و خادم
معترض بسبب خوف اور ندامت کے کچھ گستاخی اونکی شان مین نکرسکا
اب جو وہ شیر میدان معانی سو گئے تو اوس شاگرد شغال خصال نے
(اوآن) کرنا شروع کیا واہ واہ میندکی کو بھی زکام ہوا مگر معترض کو
یاد رہے کہ مولانا صاحب موصوف کو اس قدر شاگرد ملک پنجاب اور
ہندوستان مین ہین کہ وہ اوسکی نافرمانی کا سب رنگ کاٹ دینگے
اور پھر اسکو معلوم ہوگا کہ چاند پر تھوکا ہوا اسطرح منہہ پر آتا ہے
سچ ہے کہ مصرعہ نہ ہرگز کند اصل گوہر خطا + اور یہ قول سعدی
علیہ الرحمہ کا ٹھیک ہے شعر کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + ان اعتراضات ہزلیات سے ہمکو
صاف صاف آشکارا ہوا کہ معترض صاحب کو اسقدر عبارت رنگنی
آتی ہے خیر خیالی پلاؤ تو ہمیشہ پکایا ہے کرتے ہین مگر بالفعل جو انہون
نے اپنے استاد بزرگوار کی مضافت روحانی کے لئے کف گیر زبان کر
خوب طرح سے خم نیل مین عصا کی مانند چلایا اور ایسی بدبو پھیلائی
کہ دماغ سامعین کا پراگندہ کر دیا کہ جسے عوام الناس کو یقین
واثق ہو گیا کہ یہ نیل کا مٹکا بگڑا ہوا ابتک درست نہین ہوا
باوجودیکہ اسقدر مشک کا زر کثیر اوسکی درستگی مصالح مین صرف
ہوا مگر وہ درست نہوا جای انصاف ہے کہان مولانا مکمل
صاحب کا دعوی با دلیل اور کہان آپکا جواب سبزی فروشون
اور رنگرزون کے مانند قولہ چند بر سون کا عرصہ ہوا کہ مینے مولانا
ممدوح سے جو دماغ مین ایک زبردست عالم تھے کتاب تمن تجرید

فقہ طوسی اور شرح وزیع جدید سلطان عبد العلی برجندی اور
کارم اخلاق معقد دوانی سبقا سبقا پڑہین اس عرصہ مین اور
نیز واقفیت سابقہ سے مجکو بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضرت موصوف
جتنے مذہب دنیا مین پائی جاتی ہین سبکو ہٹون مین اور اتے
تھے اور خود دہریہ لوگون اور پرانے زمانیکے فلاسفرون کے مانند
کوئی مذہب نہ رکھتے تھے -

جواب ہمارے مولوی صاحب ممدوح سے کتب مذکورہ بالا
کسی شاگرد نے جالندہر اور لودیانہ اور سیالکوٹ وغیرہ مکان اور
زبان مین نہین پڑہین اور نہ ہونکو کوئی شاگرد انکا بغیر لیکر
عرف رجب علی نیلگر کے عیسای ہوا ہے مگر وہ بھی وقایع نعمت
خان عالی پڑہا کرتا تہا اور پٹواری گری کا کام اجرت پر کرکے پیٹ
کے دوزخ کو بھرتا تہا کیونکہ اول ضلع جالندہر مین بستہ برداری
دفتر کی اوسکو نوکری ملی تھی تو اوس نے سب سے پہلے اسلحات سے
بشمولی وکیس دیگر اسٹامپ چورایا اور اوسکی تحریر و حرفی کو
کہ حکم شامل میل وغیرہ کا ثبت تہا دہوکر فروخت کرنا شروع کیا
گرفتار ہوا اور ابتدای عملداری کے خیال سے سزای نرم بہگت کر
چھوٹ گیا - پھر ضلع شاہپور ملک پنجاب کے سررشتہ تعلیم مین نوکر
ہوا جرم تغلب زر سرکار مین ماخوذ اور گرفتار ہوکر نوکری سے
موقوف ہوا بعد اوس کے ضلع جہنگ مین اسامی لوکل فنڈ پر مقرر ہوا
اور ایکسو چوبیس روپیہ غبن کیا جسکے عوض مین بعد ثبوت جرم تین
برس بامشقت پابجولان قید اور دو سو روپیہ جرمانہ اور چالیس ضرب
بید سے سزایاب ہوکر بذریعہ گزٹ گورنمنٹ پنجاب مورخہ ۱۸۶۱ء
صفحہ ۵۰ پشتہ دہم ردیف روزگار کیا گیا اگر معترض باین صفت
موصوف ہے تو شاید جیلخانہ جہنگ کے مدرسہ مین یہہ کتابین اوسنے
سبقا پڑہین ہون تو کچھ مضایقہ نہین ہے ورنہ یہان تو وہ گلستان
اور بوستان کی عبارت صحیح نہ پڑہ سکتا تھا - علی ہذا القیاس جن
دنون وہ بعہدہ سوم معلمی مدرسہ جالندہر مین نوکر تھا تو جناب خلیفہ محمد
حسن صاحب مدرس اول اور مولوی خیر الدین صاحب معلم دوم سے پہلے
سبق پڑہکر اطفال خورد سال کو پڑہایا کرتا تھا اور جناب خلیفہ محمد
عمر خان صاحب سے بالاناغہ کتب فارسیہ پڑہا کرتا تھا بلکہ ہمکو یاد ہے کہ
ایکدن وہ جماعت کو بوستان کا سبق پڑہانے بیٹھا پہلے بسم اللہ
غلط ہوی کہ طالب العلم نے یہہ شعر پڑہا ؎ فنا دانش جہور سوختہ
کہ یکدم وجودش عدم دوختہ ٭ طالب العلم نے کچھہ کچھہ معنی تہی کردیے
اور حضرت نے ہان کے ساتھہ ہان ملادیا - جب طلبا نے مطلب پوچھا
تو اپ اسکول کے کمرے کے شہتیر اور کڑیان گننے لگے ناچار جب خلیفہ
صاحب ممدوح نے مطلب بتایا تو جماعت نے سبق پڑہا چنانچہ ایسا ہی
حال ایکدن اور گزرا آپ گلستان کا سبق پڑہاتے تھے حکایت
رنجوری را پرسیدند کہ دولت چہ میخواہد گفت ہیچ نمی خواہد اس پر کسے
مطلب ادا کرنے مین ہیچمدانی جناب کی مترشح ہونے لگی تھی مگر
خلیفہ صاحب موصوف اسکے معنی نفرماتے تو اپ چوہے کی مانند
فکرت خم ذیل مین غوطے کہا رہے تھے حق تو یون ہے کہ ان دونون
آپ نے اون کتابون کا نام خواب مین بھی نہ سنا تھا -

اور وہ جو آپنے جناب مولانا صاحب ممدوح پر الزام لامذہبی کا لگایا ہے
حاشا ثم حاشا یہہ افترا بہتان ہے تہمت ہے ورنہ مولانا
صاحب عالم باعمل اور متدین تھے چنانچہ عقاید مکمل دیکھنا چاہو
بلکہ عقایدہ کو اخبار منشور محمدی مین چھپ چکا ہے ابہی تو آگیا ہے

دو جزو کا رسالہ دیکھکر مزبین سے لگے ہین واللہ اعلم جسوقت
تزہیق البطلان مولانا صاحب کی تصنیف کا رسالہ جو بڑی بھاری
ضخامت کا ہے یکھوگے تو پھر کیا ہوگا خدانخواستہ اگر اونکا خیال
بقول فاسد آپکے باطل ہوتا تو وہ ردنصاری کیسے فرماتی
جسوقت آپ اونکی فلاسر خیال تجزیہ کرین گے تو انشاء اللہ تعالی ہم
بھی آپکو دہریہ پن کے خیالات جو آپ کے قلم مریم شکم کے لکھی ہوئے
ہین قلمبند کرینگے - افسوس بلکہ ہزار افسوس متعرض کو اتنک اونکی
ذاتی خصلت جہین یعنے نہین دیتی اوپر وہ مثل بنجابی صادق
آتی ہے جتی رودی یاران تو نام لیکر بھراوان وان - یعنے
زمیندار کی بی بی یارون کے فراق مین اپنے بھائیون کا نام لیکر
روتی ہے کیون جی ذرا ادہر تو دیکھو کہ جب آپ بنام نہاد مسلمان
کہلاتے تھے اون دنون آپکو کیسے کیسے خواب آیا کرتے تھے اور
حضرت مولوی رجب علی صاحب مرحوم کے خدمت مبارک مین پہلے آپنے
کس مضمون کا نیاز نامہ لکھا تھا اور حضرت علی علیہ السلام کی زیارت
مبارک کا بھی کچھ اشارہ لکھا تھا کہ نہین کچھ یاد کرو اور خاصے
شیعہ بنکر اونکی خدمت شریف مین حاضر ہوئے تھے یا نہین اور
جسوقت آپ فیروزپور سے تشریف فرمائے ہوئے تھے اور اوس
نئی کریما کا سبق پڑہتے تھے تو سچ کہئے اوسوقت آپکا کون سا مذہب
تھا اور کس نبی کی امت تھی اور جب بنگہ سے اپنا بناہ کرکے آئے
تھے تو اُن دنون کس پیغمبر کا آپ کلمہ پڑہتے تہے - کاشکے آپ کے ماننے
مجکو فرصت ہو اور کوئی لاوارث مشن میرے سپرد ہو اور کوئی پرچہ اخبار
کا میرے ہاتھ سے نکلتا ہو تو پھر دیکھے بقول تمنا صاحب ؎
گر نیشکر خامہ گل ریز تمنا - رنگین رہے اخبار کا پرچہ کوئی دن اور

قولہ کرمی عیسائی تین خدا نہین کہتا اگر ہوتا مولانا بتلا اور نشان
دیتے اور اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتے -

جواب صد حیف سالہا خدائی کردی ہنوز گاؤ خر را نشناختی
جیسے ذات شریف مذہب اسلام کے مسائل سے ناواقف ہو ویسے کیا
بلکہ اوسے وہ چندان مذہب عیسوی سے بالکل کوری اور ناواقف ہے
المختصر ایکدا گاہی کے لئے راقم انجیل مین سے باپ بیٹے روح القدس کی
الوہیت علیحدہ علیحدہ لکھتا ہے اور پھر آپ سے سوال کرتا ہے کہ
اگر عیسائیون کا ایمان ان تین خدائون پر نہین ہے تو یہ امتیاز
انجیل شریف مین کیون ہے کیونکہ تم لوگون کا دستور ہے کہ جبکوئی
خدا کی وحدت کا سلسلہ شروع کرے تو تم لوگ تثلیث کی مناخ
گھسایا کرتے ہو اور جب تثلیث کی ابطال کوئی آغاز کرے تو خدا کی
وحدت کی ثبوت مین آیات توریت کی پیش کیا کرتے ہو باوجودیکہ
توریت کے زمانہ مین خدا متقسم نہین ہوا - اب تثلیث کا پتا اور
نشان یہ فقیر آپکو بتلاتا ہے بلکہ آپنے کسی زبردست اور واقف کار
پادری سے انکا مطلب دریافت کرنا دیکھو یوحنا کا پہلا خط
باب ۵ و ۶ ورس کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ
اور کلام اور روح القدس ۷ - اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے
ہین روح اور پانی اور لہو - فرمائیے اب یہان وہ تین مین
ایک اور ایک مین تین کہان کو چلا گیا اور وہ وحدت فی التثلیث اور
تثلیث فی الوحدت کہان گئی اور ذرا ان تینون اعداد کا شمار
تو کرنا کہ ایک کا پورا تثلیث کس شمار سے پورا ہوتا ہے
خیر اب آگے چلئے اور بڑے باپ خدا کی الوہیت پر کچھ کہدیجئے
سے بالکل الگ ہے یا نہین اگر نہین ہے تو انجیل مین ایسا کیون

لکھا ہے اول باپ خدا کی الوہیت دیکھو اقرنتون کا ۸ باب
۶ - آیت ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے جس سے ساری چیزین
ہوئین اور ہم اوسکے لئے ہین اور ایک خداوند ہے یسوع مسیح جو
اسکے سبب سے ساری چیزین ہوئین اور ہم اوسکے وسیلے سے
ہین دوم بیٹے کی الوہیت یوحنا باب ۱ - ورس ابتدا مین کلام
تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا -
پھر دیکھو رومیون کا ۹ باب ۵ ورس اور باپ دادے انمین کے
ہین اور جسم کی بنت مسیح بھی انمین سے ہوا جو سب پر ہونیوالا خدا ہمیشہ
مبارک ہے اور دیکھو فلپیون کا ۲ باب ۶ ورس اوس نے خدا کی صورت
مین ہوکے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا - اب روح القدس کی الوہیت
دیکھو متی کی انجیل ۱۲ باب ۳۱ و ۳۲ ورس لولون گاہر طرح کا
گناہ اور کفر معاف ہوسکیگا مگر وہ کفر جو روح کے حق مین ہو لوگون
کو معاف نہ ہوگا جو کوئی ابن آدم کے حق مین برا کہے اوسے معاف
ہوسکیگا پر جو روح القدس کے حق مین برا کہے اوسے ہرگز معاف
نہوگا اس جہان مین نہ اوس جہان مین - اجی حضرت معترض
صاحب ذرا انکھین کھولکر اس بیگنی اور فاختی اور آسمانی رنگ
مین کچھ فرق تو کیجئے اور پھر فرمائے کہ اگر عیسائیون کا باپ بیٹے
روح القدس ان تینون خداؤن پر ایمان نہین ہے اور انجیل
شریف مین موافق ان آیات مذکورہ بالا کے اگر الوہیت ہر ایک
ایک ایک خدا کی علیحدہ علیحدہ ذات و صفات مین نہین ہے تو
برای خدا ہر بانی فرماکر ان آیات کی تفسیر بیان فرمائے صاف
لکھا گیا ہے کہ روح القدس کی بی ادبی کرنیوالے کا قصور ہرگز عالم مین
معاف نہ ہوگا اور ابن آدم یعنے مسیح کے حق مین جو برا کہے اوسے

معاف ہوسکیگا کہئے اب روح القدس اور مسیح مین فرق ہے یا نہین
حضرت من ذرا انجیل شریف کو خوب طرح سے پادری علم دانے سے
پڑھئے پھر رسالہ اصول بطلان مذہب عیسائی پر اعتراض کیجئے آپ
واضح ہو کہ تثلیث کے بطلان مین مینے ایک رسالہ الموسوم بطلان
مسئلہ تثلیث لکھا ہوا ہے اور کئی ایک مضامین ابطال تثلیث
مین اخبار ہذا مین چھپ چکی ہین مکرر سہ کرر لکھنے فضول ہین
مگر چند سطور بدلایل عقلی و نقلی بطلان تثلیث مین جواب کے
اخیر انشاء اللہ تعالی تحریر کرونگا - باقی آیندہ مرزا موحد -

بقیہ مضمون مولانا مولوی فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی

مدارج النبوۃ کے حصہ اول کے صفحہ ۱۱۲ مین لکھا ہے - واین آیہ کریمہ
اول دلیل است بر صدق آنحضرت صلعم کہ خبر میدہد بکتابت احوال و صفات
وی صلی اللہ علیہ وسلم در کتاب یہود و نصاری و الزام ایشان
بدانکہ اگر مطابق واقع نمی بود موجب نفرت و تکذیب ایشان می شد
مر آنحضرت را و بحقیقت دانا تر و شناساتر باحوال آنحضرت و صدق
نبوت وی از یہود و نصاری کسی نبود کہ در توریت و انجیل وصف
اورا خواندہ بودند و در مدینہ بہوای دریافت سعادت ملازمت وی
و دیدن نشان علامات ظہور وے صلعم درین بلدہ نشستہ بودند و چشم
منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان بودند و ہر انصار کہ معاندت
و مخالفت داشتند نسبت وی صلی اللہ علیہ وسلم استفتاح و استفتا
می نمودند و میگفتند کہ نزدیک رسیدہ است کہ در سایہ دولت پیغمبر
آخر الزمان و ما و از روزگار شما برآریم و پدران ایشان در وقت
گذشتن از عالم وصیت ناہای نوشتند و بپسران می سپردند و
می گفتند کہ سلام ما بآنحضرت صلعم برسانید و بگوئید کہ ما در اشتیاق

تو جان دارم و با بیان تو از عالم رفتم قولہ تعالی یہ فونہ کما یسمعون
ابناء ہم می شناسند این کافران آنحضرت را چنانچہ می شناسند
پسران خود را کہ باوجود آنہا علم یقینی و مشہودی دارند بخلاف پدران
کہ علم بآنہا بسماع و اخبار است ولیکن چون باز نور ظہور کرد سابقہ شقاوت
از پدران ایشان در کار شد و بہ حسد و عناد و تکذیب مبعوث شدند کفر ورزیدند
و دیدہ و دانستہ براہ کتمان حق رفتہ تحریف و تغییر کتاب دادند انتہی
فتوح الغیب کہ شرح آنست صفحہ ۲۰۲ من لکھا ہے و گفتہ اند کہ حق سبحانہ
و تعالی حفظ و صیانت توریت و انجیل را بعلماء واجبار گذاشت چنانکہ
فرمود بما استحفظوا من کتاب اللہ لہذا تبدیل و تحریف بآن راہ نیافت
و حفظ قرآن را خود متکفل شد و بر خود گرفت و فرمود انا لہ لحافظون
لاجرم از تغیر و تبدیل محفوظ و مصئون ماند انتہی۔

شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۱۴۱ میں حضرت کے زمانہ کے حال میں لکھا ہے
والیہود مشتغلون بالتحریف یعنی یہود مشغول تھے ساتھ تحریف و تبدیل
کرنے کے۔ اب میں کہا تک کتب اہل اسلام سے توریت و انجیل کے
محرف ہونیکے اقوال انتخاب کروں اونکی مفصل لکھنے سے تو ایک رسالہ
بن سکتا ہے ناظرین کے انصاف کے لئے یہی کافی و وافی ہیں انشاء اللہ
لہ اب عنان قلم کو بیمار صاحب کے دلایل کی تردید کیطرف منعطف کروں
بفضلہ و قدرتہ۔

قولہ سورہ نساء میں لکھا ہے۔ من الذین ہادوا یحرفون الکلم عن
مواضعہ ویقولون سمعنا وعصینا واسمع غیر مسمع وراعنا لیا بالسنتہم و
طعنا فی الدین ولو انہم قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرا
لہم واقوم۔ یعنے یہود میں سے بعض پھیرتے ہیں لفظ کو اوسکی جگہ
سے اور کہتے ہیں سمعنا وعصینا یعنے ہمنے سنا اور عدول حکمی و اسمع

یغیر مسمع یعنی تو سن نہ سنا جائے اور بگوید کہ مزور تا کراچی زبان کوادہ
طامت دکر دین کو لو اگر وہ کہتے ہیں سمعنا واطعنا یعنے ہمنے سنا ہمنے اور مانا۔
وانظرنا یعنے ہم پر نظر کر تو بہتر ہوتا اونکے واسطے۔ اب دیکھو کہ اس آیت
میں صاف ذکر ہے کہ یہودی لوگ تحریف فی السنہ کرتے ہیں یعنے
زبان مروڑ کر بولتے ہیں نہ یہ کہ کتاب کو الٹ پلٹ کرتے ہیں۔

جواب اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ فقرہ و یقولون سمعنا وعصینا
اپنی ماقبل آیت یحرفون الکلم من مواضعہ کی تشریح میں بیان
ہوا ہے بلکہ انکا مضمون جدا جدا ہے چنانچہ اس ساری آیت کو فی الواقع
اسطرح پر پڑھتے ہیں یعنے بعض لوگ جو یہودی ہیں بدلڈالتے ہیں کلمات
توریت کو جگہ اونکی سے اور جب حکم کرتے ہیں اونکو کچھ تو کہتے ہیں۔
سنا ہمنے اور عدول حکمی کی ہے۔ چنانچہ تفسیر جلالین میں لکھا ہے۔
یغیرون الذی انزل اللہ فی التوراۃ من نعت محمد عن مواضعہ التی
وضع علیہا ویقولون للنبی اذا امر بشیء سمعنا قولک وعصینا امرک
یعنے یہود بدلا دیتے ہیں اوس لفظ کو جو ازل کیا ہے اللہ نے توریت
میں محمد رسول اللہ کی صفت میں جگہ اوسکی سے اور کہتے ہیں پیغمبر کو
جب حکم کرتا ہے اونکو کسی بات کا سنا ہمنے اور نہ فرمانی حکم تیرے کی
اور تفسیر عباسی میں لکھا ہے۔ یعنے الیہود مالک بن ضیف وامحابہ یغیرون
صفۃ محمد وفعتہ بعد یا زنی التوراۃ دیاتون محمدا ویقولون سمعنا
قولک وعصینا امرک فی السرعۃ۔ یعنے یہود میں سے مالک بن ضیف اور یار
اوسکے بدلا دیتے ہیں صفت اور تحریف محمد کی توریت میں سے اور جب آتے
ہیں محمد کے پاس تو کہتے ہیں سنی ہمنے بات تیری اور نافرمانی کی تیری
حکم کی۔ اور معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ یغیرون الکلم یعنے صفۃ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنے یہود بدلا دیتے ہیں کلموں کو یعنے صفت